مالک رام قادیانی تھے یا صحیح العقیدہ سنی مسلمان؟

”الفضل“ ربوہ کا انکشاف اور قاری تنویر احمد شریفی کا مکتوب گرامی

جناب مالک رام اُردو ادب کے ایک درخشندہ ستارے تھے آپ نے کئی علمی ادبی کتب لکھیں۔ غالبیات آپ کا خاص مضمون تھا۔ اس ضمن میں آپ نے کئی کتب بھی لکھیں۔

جناب مالک رام ایک مخلص احمدی تھے۔ اگرچہ انہوں نے عمر بھر اپنی احمدیت کا باضابطہ اعلان نہیں کیا۔ لیکن ان کو جاننے والے اس بات سے باخبر تھے کہ وہ ایک راسخ العقیدہ احمدی ہیں۔ ان کی علمی کتب میں دینِ حق کے بارے میں خاصا مواد ہے۔ ”عورت اور اسلام“ کے نام سے انہوں نے ایک شاندار عالمانہ مضمون بھی سپردِ قلم کیا۔

استاذی المکرم محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی صاحب نے خاکسار راقم الحروف کو ایک بار بتایا کہ ان کو ایک بار ایک ادبی کانفرنس کے سلسلے میں ہندوستان جانے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ محترم پروازی صاحب اُردو ادب کے جاننے والوں میں متعارف ہیں اس لیے جناب مالک رام سے بھی ان کی ملاقات ہوئی۔ مالک رام صاحب کو پتہ چلا کہ ڈاکٹر پروازی صاحب احمدی ہیں تو وہ احمدیت کی محبت میں ان کو ان کے ہوٹل سے اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ آپ ہوٹل میں نہیں رہیں گے۔ میرے گھر رہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر پروازی صاحب ان کے گھر پر رہے۔ اس قیام کی جو خاص بات محترم پروازی صاحب نے بتائی وہ یہ تھی کہ مالک رام صاحب نے خوب خوب نمازیں مجھے پڑھائیں۔

جناب مالک رام سے ہمارے ادارہ الفضل کے شعبہ ادارت کے ایک رکن مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کی بھی قاہرہ میں ملاقات ہوئی۔ مکرم سید ظہور احمد شاہ نے بتایا کہ ۱۹۴۲ء میں میں برٹش آرمی کی انڈین میڈیکل کور (آئی اے ایم سی) میں بطور کلیریکل حوالدار متعین تھا۔ یہ دوسری جنگِ عظیم کا زمانہ تھا۔ ہماری یونٹ کے بعض افراد کو مصر بھیجا گیا۔ ہم سمندری جہاز کے ذریعے پورٹ سعید پہنچے، وہاں سے بذریعہ ٹرین قاہرہ گئے۔ جہاں پر ایک بڑا ری انفور سمنٹ کیمپ برٹش آرمی کا قائم تھا۔ یہ کیمپ مشہور اہرام مصر کے بالکل قریب واقع تھا۔ وہاں میرا قیام چار پانچ ماہ رہا۔ سمندری جہاز کے سفر کے دوران ایک احمدی کلرک سے میری دوستی ہو گئی جو اس وقت جمعدار (آج کل یہ عہدہ نائب صوبیدار کہلاتا ہے) کے رینک پر تھا۔ میری ڈیوٹی اسی احمدی کلرک کے

ساتھ لگی ۔ اس احمدی کلرک کا رابطہ کسی طرح مالک رام صاحب سے ہو گیا ۔ جناب مالک رام ان دنوں ہندوستانی سفارت خانے میں ٹریڈ کمشنر کے طور پر قاہرہ میں متعین تھے ۔ ایک دن ایک احمدی کلرک مجھے کہنے لگے کہ آؤ آج جمعہ پڑھنے چلتے ہیں ۔ یہ مجھے مالک رام کے گھر لے گئے ۔ مالک رام صاحب کا فلیٹ قاہرہ کے گنجان آباد علاقے میں تھا ۔ ہم دن کے دس ، گیارہ بجے ہی ان کے ہاں پہنچ گئے ۔ جناب مالک رام نے یہ دیکھ کر کہ دو احمدی بھائی ان کے پاس آئے ہیں ہماری بڑی آؤ بھگت کی اور دوپہر کا شاندار کھانا بھی ہمیں اپنے گھر کھلایا ۔ جمعہ کا وقت ہوا تو ۱۰ ، ۱۲ اور احمدی فوجی بھی جو اس فوجی کیمپ میں تھے جمعہ پڑھنے کا وقت آ   جناب مالک رام نے کمرہ کی کنڈی چڑھا لی ۔ ہم ان کی اس حرکت پر بڑے حیران ہوئے کہ اس احتیاط کی کیا وجہ ہے ؟ تو انہوں نے بتایا کہ میری بوڑھی والدہ بھی میرے ساتھ ہے اور میں نے اپنی والدہ کی خاطر احمدیت کا اظہار نہیں کیا ۔ کیونکہ اگر ان کو میرے احمدی ہونے کا علم ہو گیا تو انہیں شدید دکھ ہو گا اور خطرہ ہے کہ وہ اس غم کو برداشت نہ کر پائیں گی ۔ انہوں نے بتایا کہ میری بیوی کو اس بات کا علم ہے ۔ اگرچہ وہ خود احمدی نہیں ہے ۔ مالک رام صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اپنے بچوں کے نام بھی (احمدیوں) والے رکھے ہیں میری والدہ نے جب مجھ سے پوچھا کہ ان کے نام (احمدیوں) جیسے کیوں رکھے ہیں تو میں نے یہ بہانہ بنایا کہ چونکہ ہم مسلمانوں کے ملک میں رہتے ہیں اس لیے مصلحت کا یہی تقاضا ہے کہ ان کے نام بھی ایسے ہی رکھے ہیں ۔

جناب مالک رام نے قبولِ احمدیت کے بارے میں بتایا کہ میں ہندو اخبارات "ملاپ" "پرتاپ" کے نمائندہ کے طور پر سالانہ جلسے کے موقع پر لاہور سے قادیان جایا کرتا تھا ۔ وہاں میری ملاقات حضرت محمد چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے ہو گئی جنہوں نے میرے ساتھ نہایت محبت کا سلوک کیا ۔ مجھے اپنے گھر میں بلاتے رہے اور احمدیت کے بارے میں بتلاتے رہے حتیٰ کہ میں احمدی ہو گیا مگر میں نے احمدیت کا اعلان نہیں کیا ۔ اس وقت انہوں نے ابھی سرکاری نوکری نہیں کی تھی ۔ بعد ازاں غالباً حضرت چوہدری صاحب کے توسط سے انہیں ہندوستانی وزارت خارجہ میں نوکری مل گئی اور یہ انڈین ہائی کمیشن کے ٹریڈ کمشنر کے طور پر قاہرہ آ گئے ۔

مکرم شاہ صاحب نے بتایا کہ ان دنوں جناب مالک رام کی عمر ۲۵ سے ۳۰ سال کے لگ بھگ ہو گی ۔ موزوں قد اور درمیانے جسم کے مالک تھے ، رنگ کھلتا ہوا سفید تھا ۔ شاید عینک بھی لگاتے تھے ۔ جس کمرے میں ہم جمعہ پڑھتے تھے وہ خاصا فراخ تھا ۔ اسی میں ان کی لائبریری بھی تھی جس میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب بھی رکھی ہوئی تھیں ۔ یہیں ایک احمدی دوست احمدیوں سے چندے بھی وصول کیا کرتے تھے ۔ مالک رام صاحب کہا کرتے تھے کہ میں اپنی والدہ کی زندگی تک اپنی احمدیت کا اعلان نہیں کروں گا ۔ مکرم شاہ صاحب نے بتایا کہ اس جگہ قیام کے دوران مجھے تین چار جمعے جناب مالک رام صاحب کے گھر پڑھنے کا موقع ملا ۔ اس کے بعد میری پوسٹنگ سکندریہ ہو گئی اور وہاں سے چند ماہ بعد مجھے اٹلی بھیج دیا گیا ۔ جہاں میں روم میں جنگ ختم ہونے تک رہا ۔

جناب مالک رام صاحب نے ایک کتاب "دے صورتیں الٰہی" ۱۹۷۶ء میں دہلی سے شائع کی تھی۔ اس کے حوالے سے جناب مالک رام صاحب کے ذکر پر مبنی ایک مضمون محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پردازی نے الفضل ۲۲ رفروری ۱۹۸۹ء میں شائع کروایا تھا اس مضمون کے چند اقتباسات پیش ہیں اس سے جناب مالک رام صاحب کے حالات زندگی پر روشنی پڑتی ہے۔ محترم پردازی صاحب لکھتے ہیں۔

"مالک رام، اردو زبان وادب کے ان محققین اور محسنین میں شمار ہوتے ہیں جن کی علمی اور تحقیقی فتوحات بے حد وحساب ہیں۔ خاص طور پر غالب کے سلسلہ میں ان کی تحقیقی مساعی زیادہ مستند اور وقیع سمجھی جاتی ہیں۔ مالک رام اردو عربی اور فارسی تینوں زبانوں کا علمی ذوق رکھتے تھے فارسی کا ذوق تو ہماری پرانی نسل کے تمام بزرگ ادیبوں میں موجود تھا۔ اب رفتہ رفتہ یہ ذوق معدوم ہوتا جارہا ہے اور ہم لوگ ایک متاع گراں بہا سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ مالک رام بھارت کی وزارت خارجہ میں ملازم ہونے کے ناطے طویل عرصہ تک قاہرہ میں بھی مقیم رہے اس طرح آپ نے عربی زبان سے کماحقہٗ واقفیت حاصل کی اور اس طرح اسلام اور قرآن فہمی میں بھی خاصا نام پیدا کیا "عورت اور اسلام" کے موضوع پر ان کا ایک مضمون پڑھ کر سید سلیمان ندوی مرحوم نے فرمایا تھا کہ "اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ مضمون کس کا لکھا ہوا ہے تو میں اسے پڑھ کر یہی خیال کرتا کہ یہ کسی مسلمان عالم نے لکھا ہے۔"

مالک رام صاحب کے اس شغف میں حسن رہتاسی کا کیا حصہ تھا، یہ مالک رام صاحب کی زبان سے ہی سنیئے۔ "ہائی سکول میں میرے ایک ہم سبق دوست ملک احمد حسن رہتاسی ...... تھے جو بعد کو بہت دن تک ہفتہ وار "دورِ جدید" لاہور کے ایڈیٹر بھی رہے ..... وہ بھی میری طرح اردو فارسی اور خاص طور پر شعر کے رسیا تھے ہم دونوں کا ایک دانت کاٹی روٹی والا معاملہ تھا۔ وہ احمدی تھے۔ ان کی بدولت مجھے اسلام کے متعلق بہت وسیع مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ نہ جانے وہ میرے لیے کہاں کہاں سے کتابیں بٹور بٹور کر لاتے تھے اور میں بڑی سے بڑی کتاب دو چار دن میں ختم کر کے واپس کر دیتا تھا۔ قدرتی بات تھی کہ ہائی سکول کی تعلیم ختم کرتے کرتے میری مذہبی واقفیت عموماً اور اسلامی واقفیت خصوصاً میری اپنی عمر کے طلبہ سے کہیں زیادہ تھی ...... میں نے طے کر لیا تھا کہ مجھے عربی پڑھنی چاہیئے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم قرآن کو معنوں کے ساتھ کسی اُستاد سے سبقاً سبقاً ضرور پڑھنا چاہیئے ...... پھر خدا نے ایسا سامان پیدا کر دیا کہ مجھے ایک زمانے تک مصر میں قیام کرنا پڑا۔ یہاں میں نے عربی میں شدھ بدھ پیدا کر لی۔"

"مالک رام نے عربی میں شدھ بدھ کیا، اتنی علمیت بہم پہنچائی کہ علمی حلقوں میں بہت وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔"

محترم پروازی صاحب کے اس مضمون سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ جن حسن رہتاسی صاحب کا ذکر کیا گیا ہے، وہ قادیان میں رہنے والے مشہور احمدی شاعر حسن رہتاسی تھے اسی مغالطہ کو اس مضمون کے ساتھ ہی محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے وضاحتی نوٹ دے کر دور کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ رسالہ "دورِ جدید" لاہور کے ایڈیٹر ملک احمد حسن رہتاسی الگ شخصیت تھے اور معروف شاعر حسن رہتاسی ایک اور شخصیت تھے۔

درج بالا تفاصیل سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک احمدی کے ذریعے دینی لٹریچر کے مطالعے کے بعد جناب مالک رام کو احمدیت سے شناسائی اغلباً پہلے ہی ہو چکی ہو گی اور جس طرح سے جناب مالک رام پڑھنے کے دھنی تھے اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے خاص کتب اس بارے میں پڑھی ہوں گی۔ چنانچہ جب ان کی ملاقات قادیان میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان جیسی علم پرور ہستی سے ہوئی تو رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی، اور موصوف احمدیت کے حلقہ میں آگئے، اگرچہ عمر بھر انہوں نے اپنی احمدیت کا کھلے طور پر اعلان نہیں کیا۔ لیکن چونکہ واقفانِ حال ان کے بارے میں جانتے تھے اس لیے جناب جمیل الدین عالی نے یکم جون ۱۹۹۳ء کے جنگ لاہور میں اپنے کالم میں لکھا ہے "افواہ ہے کہ آپ قادیانی تھے۔" اللہ تعالیٰ جناب مالک رام صاحب کے درجات بلند کرے اور اپنی رحمت سے نوازے۔ ("الفضل" ربوہ ۳۔اکتوبر ۱۹۹۳ء)

◆ گذشتہ دنوں لاہور جانا ہوا۔ استاذ محترم سید الخطاط حضرت سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم نے ذیل کا خط دیا۔ جو مشہور ادیب اور ماہر غالبیات جناب مالک رام کا ہے۔

جناب مالک رام، امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ کے انتہا درجہ کے معتقد تھے۔ انہوں نے کئی کتابیں تصنیف کیں۔ جس سے ان کا ادبی ذوق معلوم ہوتا ہے۔

جناب مالک رام ہندو گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن غالباً مولانا آزاد رحمہ اور دیگر اسلامی رہنماؤں سے اتنے متاثر تھے کہ انہوں نے اپنی اولاد کے نام ہندوانہ رکھنا پسند نہیں کیے۔ بلکہ اسلامی نام رکھے۔

بہرکیف اللہ رب العزت نے ان کے دل کو پھیرا، اور وہ انتقال سے پانچ روز قبل مسلمان ہو گئے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء۔

ذیل کا خط انہوں نے عالم اسلام کے مشہور و معروف مدبر، مفکر اور ممتاز عالم دین اور روحانی پیشوا حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی مدظلہ کو تحریر کیا۔ جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مدظلہم نے ان کو اسلام کی

دعوت دی، اور جناب مالک رام سوچ وبچار اور غور وفکر کے بعد مسلمان ہو گئے ۔

ذیل میں وہ ایمان افروز خط (جو جمعیت شاہ ولی اللہ، پھلت ضلع مظفر نگر، انڈیا کے زیر اہتمام ماہنامہ "ارمغان دعوت" کے "دعوتِ اسلامی" نمبر میں شائع ہوا) قارئین کے دل کے سرور کے لیے پیشِ خدمت ہے ۔

۱۳/۴/۱۹۹۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مشفق من سلام مسنون ۔

چندیوم قبل سچی ہمدردی اور درد سے بھرا ہوا مکتوب موصول ہوا۔ فوراً جواب اس کا حق تھا مگر غور وفکر کرتا رہا آج کل میں ہسپتال پہنچا۔ اپنے کرم فرما حافظ محمد اقبال امینی جو ایک بھولے بھالے اور مخلص مسلمان ہیں کو بلوا کر انہیں سے یہ خط ہسپتال میں تحریر کرا رہا ہوں، چاہیے تو یہ تھا کہ خود حاضر ہو کر آپ کی محبت اور احسان کا حق تو کیا، بس زبانی شکریہ ادا کرتا ۔ مگر اس حال میں نہیں اتنے مسلمان دوستوں سے زندگی میں واسطہ پڑا مگر آپ سا دوست اور آپ سا مخلص لعلك باخع نفسك الا تكونوا مومنين کا مفہوم سمجھ میں آگیا ۔ میں حافظ اقبال اور آپ کو گواہ بنا کر اقرار کرتا ہوں ۔

اشهد أن لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله امنت بالله كما هو باسمائه وصفاته وقبلت جميع احكامه امنت بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله تعالى والبعث بعد الموت، ورضيت بالله رباً وبالاسلام ديناً وبمحمد رسولاً صلى الله عليه وسلم، وبالقرآن كتاباً، الحمد لله الذى هدانا لهٰذا وما كنا نهتدى لولا ان هدانا الله ۔

کل قیامت کے دن آپ سے وصول کروں گا ۔ کاش اللہ تعالےٰ صحت یاب فرمائے تو کچھ کفر وشرک کی زندگی کی تلافی اور اپنے سب سے بڑے محسن کی زیارت خود خدمت میں حاضر ہو کر کر سکتا ۔

آپ کے احسان کا اجر بس مولائے کل ہی دے سکتا ہے جس نے ساری عمر کے گم کردہ راہ کو ہدایت اور توفیق بھی عطا فرمائی ۔

کاش! آپ سے پہلے ملاقات ہو گئی ہوتی ۔ اس کی دعا بھی آپ ہی کریں ۔ اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان ۔

اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ کی عمر دراز کرے ۔ والسلام مع الاکرام ۔

خاکسار "عبدالمالک" ۔ مالک رام ۔

(بقیہ صـ۵۴ پر)